## 126265 \_ نماز میں ستر کی حدود کیا ہیں؟

## سوال

سوال: ستر کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی حد بندی کیا ہے؟ اگر کسی شخص کو شک گزرے کہ اس کے ستر کا کچھ حصہ نماز میں عیاں ہو جاتا ہے تو کیا اس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

## يسنديده جواب

الحمد للم.

اول:

لغوی طور پر عربی زبان میں ستر پر "اَلْعَوْرَةُ" کا لفظ بولا جاتا ہے جو کسی بھی درّے میں پائے جانے والے خلل کو کہتے ہیں۔

لغت کی کتاب: " الْمِصْبَاح المنیر " میں سے کہ:

جس چیز کو بھی انسان حیا اور شرم کی وجہ سے ڈھانپے اسے [اردو میں ستر اور] عربی میں " عَوْرَةُ " کہا جائے گا۔

فقہائے کرام کے ہاں ستر یہ ہے کہ:

جسم کے جس حصبے کو بھی مرد یا خاتون کیلیے عریاں کرنا حرام سے اسے ستر کہتے ہیں۔

اور فقہائے کرام کے مطابق ستر پوشی اسے کہتے ہیں کہ:

انسان چاہیے مرد، عورت یا مخنث کوئی بھی ہو، اس کا اپنے جسم کے اس حصیے کو ڈھانپ کر رکھنا جسے عیاں کرنا عار اور شرمندگی کا باعث ہو ستر پوشی کہلاتا ہے۔

ديكهين: الموسوعة الفقهية (24/173)

دوم:

نماز کے درست ہونے کیلیے ستر ڈھانپنا شرط ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

( خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُل مَسْجِدِ )

ترجمہ: کسی بھی مسجد کیے پاس [جانبے کیلیئے] لباس ِزینت زیب تن کر کیے جاؤ۔ [الأعراف:31]

×

اور ابن عباس رضى الله عنهما اس آيت كى تفسير ميں كهتيے ہيں كه:

"زینت سے مراد نماز کیلیے لباس ہے"

تفسير طبرى: (12/391)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (کسی بھی بالغہ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر اللہ تعالی قبول نہیں فرماتا)

ابو داود: (641) اور ترمذی: (377) نے اسے حسن قرار دیا سہے جبکہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

اسی طرح المغنی: (1/336) میں سے کہ:

"ستر کو ایسے انداز سے ڈھانپنا کہ یہ نمایاں نہ ہو اور نہ ہی جسم کے خد وخال اسے عیاں ہو نماز کے صحیح ہونے کیلیے شرط ہے، امام شافعی اور اصحاب رائے کا بھی یہی موقف ہے" انتہی

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جمہور اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ ستر کو نماز میں ڈھانپنا شرط سے" انتہی

فتح البارى: (1/466)

سوم:

نمازی کیلیے اپنے ستر کو دورانِ نماز ڈھانپ کر رکھنا تمام مسلمانوں کے ہاں واجب ہے، مرد کا ستر جمہور اہل علم کے ہاں ناف سے گھٹنے تک ہے۔

مزيد كيليے ديكهيں: المغنى (3/7) ، الاستذكار (2/197) ، فتاوى إسلامية" (1/427)

جبکہ عورت کیے نماز کیلیے ستر بالوں سمیت عورت کا پورا جسم ستر ہے، ما سوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کیے ، چنانچہ اگر اس طرح نماز ادا کرے تو اس کی نماز متفقہ طور پر مکمل ہیے۔

مزید کیلیے دیکھیں: "الإقناع في مسائل الإجماع "از: ابن قطان (1/121–123) اور اسی طرح "الشرح الممتع" (2/160) اور اس کے بعد والے صفحات کا مطالعہ کریں۔

چہارم:

نمازی نماز میں داخل ہو تے وقت مطمئن اور پر یقین ہو کہ اس کا ستر ڈھانپا ہوا ہے لیکن درمیان میں اسے یہ شک گزرے کہ ستر کا کچھ حصہ عیاں ہے تو شک چھوڑ دے اور اپنی نماز مکمل کرے؛ کیونکہ یقینی طور پر اس نے ستر ڈھانپا ہوا ہے لہذا یقین کو شک کی بنا پر ختم نہیں کیا جا سکتا اور ایسی صورت میں شک کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

×

بخاری: (137) اور مسلم: (361) میں عباد بن تمیم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی ایسے شخص کے بارے میں شکایت کی گئی کہ اسے دورانِ نماز محسوس ہوتا ہے کہ ہوا خارج ہو گئی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ اس وقت تک نماز مت توڑے جب تک آواز یا بد بو نہ سونگھ لے)

## نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ حدیث اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول بیان کر رہی ہے اور یہ اصول فقہی قواعد میں سے عظیم قاعدہ ہے، یعنی کہ ہر چیز کا یقینی حکم باقی ہے جب تک اس کے متصادم یقینی دلائل ثابت نہ ہو جائیں، لہذا وقتی طور پر پیدا ہونے والا شک اس چیز کے اصلی حکم پر اثر انداز نہیں ہو گا" انتہی

البتہ نمازی کی ذمہ داری ہیے کہ نماز میں داخل ہونیے سے پہلے مکمل تیاری کر لیے اور ایسا لباس زیب تن کرے جس میں یقینی طور پر ستر ڈھک جائے اور ایسے لباس سے بچے جس میں دوران نماز ستر کیے عیاں ہونے کا خدشہ ہو ، مثال کیے طور پر ٹی شرٹ وغیرہ جو کہ پچھلی جانب سے عام طور پر سرک جاتی ہیں اور رکوع یا سجدے میں جاتے ہوئے ستر عیاں ہو جاتا ہے۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر: (3075) اور (107701) کا مطالعہ بھی کریں۔

واللم اعلم.